کو رد کر دیں۔ اسلامی نظام کے حق میں آواز اٹھانا، اس کی حمایت کرنا، اسلام کے مطابق حکومت قائم کرنے کی حمایت کرنا، یہ خود اسلام پر عمل کرنا ہے۔ مسلمان کے فرائض میں سے یہ فرض ہے۔ آپ اسے دعوت کا نام دے کر حکمرانوں سے ٹکرانے اور ان کے خلاف تحریک چلانے کی فرضیت سے کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ وہ نظام جس پر ہم ایمان لائے ہیں، معطل ہے، حکمران اللہ کے باغی ہیں، محمدؐ کی قائم کردہ حکومت ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی ہے، تو وہ تمام لوگ جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں وہ مل کر اس کے خلاف آواز کیوں نہ اٹھائیں؟ اور قرارداد مقاصد میں تو دستوری طور پر بھی اللہ کی حاکیت کو تسلیم کر لیا گیا ہے، تو کیا دستور پاکستان کی حفاظت ہر شہری کا فرض نہیں ہے؟

آپ کا یہ کہنا کہ یہ کام جائز ہو گا لیکن شرعی طور پر فرض نہیں ہے، قطعاً باطل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نظام اور احکام کے مقابلے میں ہر حکم کا انکار فرض ہے اور ایک آدمی بہ یک وقت دو احکام اور دو حکومتوں کو نہیں مان سکتا۔ اللہ کے حکم کو مانے گا تو دوسرے احکام کو رد کرنا ہو گا، اللہ کی حکومت کو مانے گا تو اس کے مقابلے میں دوسری حکومتوں کو رد کرنا لازم ہو گا۔ قرارداد مقاصد کی رو سے ایسی حکومت کا انکار لازمی ہے جو اللہ کے نائب کی بجائے اللہ سے آزاد بلکہ اس کے مقابلے میں حکومت کرے۔ اگر اسلامی حکومت فرض نہیں ہے تو پھر اس کی دعوت کی کیا ضرورت ہے؟ اگر فرض نہیں ہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلامی نظام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے مواخذہ کیوں ہو گا؟ کیا اس وقت کے لوگوں سے یہ سوال نہ ہو گا کہ کتاب و سنت کے نظام کو قائم کرنے کے لیے کیوں نہ کھڑے ہوئے، اس کی حمایت کیوں نہیں کی! جماعت اسلامی اور جو بھی جماعت مسلمانوں کو ان کا یہ فرض یاد دلاتی ہے، وہ امت کی طرف سے تعاون کی مستحق ہے۔ وہ مستحق ہے کہ اس کی قدر کی جائے، اس کے کام میں اس کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ (مولانا عبدالمالک)

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)